بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

درس رمضان المبارک 2025ء
درس نمبر7

رمضان کے فضائل

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ (البقرہ:184)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اُسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

عَنۡ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّیَ الرَّمَضَانُ لِاَنَّہٗ یَرۡمَضُ الذُّنُوۡبَ۔

(کنز العمال کتاب الصوم)

ترجمہ: حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِس مبارک مہینے کا نام ”رمضان“ اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ گناہوں کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ

میرے آج کے درس کا عنوان ہے **”رمضان کے فضائل“**

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت ہی بابرکت مہینے جو تمام مہینوں کا سردار ہے، میں داخل ہو گئے ہیں۔ ہم میں سے ہر کوئی اپنی بساط اور طاقت سے، عبادات کے ذریعہ، جانی اور مالی قربانیوں کے ذریعہ رمضان کو اپنے اندر داخل کرنے کی کوشش کرے گا اور جس کسی کے اندر رمضان داخل ہو گیا وہی خدا کی نگاہ میں کامیاب ٹھہرے گا۔ کیونکہ یہی رمضان کا مقصد اور لُبِّ لباب ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے رمضان کو اپنے اندر داخل کرنے کے لئے جو طریق ہمارے بزرگوں، آباؤ اجداد نے اپنائے جن سے وہ لوگ خدا کے بن گئے اور خدا اُن کا ہو گیا وہ جاننے ضروری ہیں۔

سب سے بڑھ کر ہمارے بزرگ و پیشوا تو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آئیں! دیکھتے ہیں کہ انہوں نے کس طرح رمضان گزارے۔ کس طرح رمضان آپؐ کے اندر داخل ہوتے گئے۔ لکھا ہے کہ آپؐ عبادات میں اضافہ فرماتے، نوافل بڑھادیتے، قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے فرماتے، تسبیحات بہت کرتے گویا کمرِ ہمت کس لیتے۔ مخلوق بالخصوص غرباء کی دیکھ بھال فرماتے۔ صدقہ و خیرات کثرت سے کرتے۔ گویا تیز آندھی سے بھی زیادہ کرتے یوں لگتا جیسے معمولاتِ زندگی یکسر بدل گئے ہیں۔ اتنے لمبے رکوع و سجود فرماتے کہ حضرت سودہؓ بیان فرماتی ہیں کہ مَیں ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں کھڑی ہو گئی۔ مگر آپؐ کے رکوع اور سجود اتنے لمبے تھے کہ مجھے لگتا تھا کہ میری نکسیر پھوٹ پڑے گی۔ اس لئے مَیں دیر تک ناک پکڑے کھڑی رہی۔ بعد میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپؐ مسکرا دیئے۔

(الاصابہ)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم زندگی کو ایک سفر سے تشبیہ دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپؐ چٹائی پر لیٹ گئے۔ نرم و نازک جسم پر نشان پڑ گئے۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ حضورؐ! گدیلا کا انتظام کر دیں؟ تو فرمایا مَیں تو ایک مسافر کی طرح ہوں جو کچھ آرام کے لئے ایک درخت کے نیچے آرام کرتا ہے پھر چل پڑتا ہے اور کچھ دیر کے بعد دوسرے درخت تلے آرام کر لیتا ہے۔

اس واقعہ میں ہم سب کے لئے ایک بڑا اسبق ہے۔ سفر کرتے وقت یا سفر پر جاتے وقت سفر کے تمام تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم سفر کی بھرپور تیاری کرتے ہیں۔ زادِ راہ اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ سفر میں متوقع مشکلات پر پیشگی غور کرتے ہیں۔ اپنے سامان کو ہلکا رکھتے ہیں تا سفر میں آسانی پیدا ہو۔ ہم اپنی اصطلاح میں اس کو فالتو سامان (excess luggage) بولتے ہیں یعنی ایسا سامان جس کے بغیر بھی پردیس میں گزارہ چل جائے گا۔ ہماری زندگی بھی ایک سفر ہے۔ زندگی کے اِس سفر میں بھی ہمارے ساتھ ایسے بے شمار فالتو سامان لگے ہوئے ہیں جن کو excess luggage کہہ سکتے ہیں۔ اگر ہم اپنی زندگیوں سے اِن کو الگ بھی کر دیں تو ہماری زندگیاں باحسن طریق چل سکتی ہیں جیسے جھوٹ، نفرت، غیبت، چُغلی، بدظنی، عیب جوئی، حسد، تکبّر، غرور، خیانت اور ہر بُرا خُلق وغیرہ۔ ہم اِن کو اپنے سے اُتار پھینکیں، اپنے جسموں سے جُدا کر دیں تا زندگی کا سفر بھی آسان ہو اور اِس کے لئے رمضان بطور پریکٹس ایک بہترین تربیت گاہ ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمدؓ کا نسخہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک رمضان ایک نیکی کو اپنائے اور ایک بدی کو ترک کرنے کا ارادہ کرے۔ اگر رمضان ایک نماز کا عادی بنا گیا تو سمجھیں کہ یہ رمضان کامیابی کے ساتھ گزر گیا۔

دنیا اور زندگی کی بات ہو رہی تھی اس بارہ میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زندگی ایک سہانا سفر ہے۔ اسلامی نکتہ نگاہ سے زندگی کفار اور غیر مؤمنوں کے لئے سہانا سفر ہے مگر مؤمنوں کے لئے تو قید خانہ ہے جیسا کہ فرمایا اَلدُّنْیَا سِجْنٌ لِلْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةٌ لِلْكَافِرِ کہ مومن کو اللہ کی رضا پر قدم مارنے کے لئے اپنے اوپر موت وارد کرنی پڑتی ہے۔ عبادات کی حقیقی لذت سے آشنا ہونے کے لئے اپنے اوپر سختی وارد کرنی پڑتی ہے۔ راتوں کو نرم اور گرم بستر چھوڑ کر اللہ کے دربار میں حاضری دینی ہوتی ہے۔

خاک کو مٹھی میں بھر کر دیکھیں گے
زندگی کیا ہے مر کے دیکھیں گے

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کا بھی یہی مفہوم ہے کہ مرنے سے قبل اپنے اوپر ایک قسم کی موت وارد کرو تا دنیا کی آلائشوں سے الگ ہو کر اپنے خدا کی طرف سفر اختیار ہو اور اِس کے لئے رمضان بہترین موقع ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نیا چاند دیکھنے پر مسلمانوں کو جو دعا سکھلائی ہے وہ بھی یہی سبق اپنے اندر رکھتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اللہ سے مخاطب ہو کر دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! یہ چاند امن و امان اور صحت و سلامتی کے ساتھ (ہر روز) نکلے اور اے چاند! تیرا اور میرا رب ایک ہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ۔ تُو خیر و برکت اور رُشد و بھلائی کا چاند بن۔

(ترجمہ از حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 274)

اب اِس ترجمہ میں امن و امان، صحت و سلامتی، خیر و برکت اور رُشد و بھلائی کے الفاظ کو اوپر بیان ہونے والے مضمون پر لاگو کریں تو جس طرح مادی و جسمانی صحت و سلامتی کے لئے انسان مختلف جتن کرتا ہے اور ڈاکٹرز سے رابطہ کر کے محدود اور معیّن وقت کے لئے ادویات کا استعمال کرتا ہے اِسی طرح ایک مؤمن کی روحانی صحت کے لئے ہمارے روحانی ڈاکٹر اللہ تعالیٰ نے ایک ماہ کا وقت مقرر فرما کر کچھ پرہیز بیان فرمائے جن کو مَیں اوپر بیان کر آیا ہوں اور کچھ نیکیوں اور اچھائیوں کے استعمال کی ترغیب دلائی۔

اور جس طرح انسان گھر بار، کاروبار چلانے کے لئے اخراجات کو meet up کرنے کے لئے over time لگاتا ہے یا بسا اوقات کوئی نئی چیز خریدنے کا ارادہ ہوتا ہے تو متوسط طبقہ کا آدمی اس چیز کی خرید کے لئے دفتر میں زائد وقت لگاتا ہے۔ کاروباری آدمی کاروبار میں زیادہ وقت دیتا ہے۔ بعینہٖ رمضان اپنے روحانی معیار بڑھانے کے لئے اخلاقیات، مذہبی امور کو درست کرنے کے لئے خدا کے ساتھ تعلق اور رشتے کو مضبوط بنانے کے لئے over time لگانے کا مہینہ ہے۔ روحانی زادِ راہ اکٹھی کرنے کا مہینہ ہے۔ bank balance بنانے کا مہینہ ہے۔ کیونکہ انسان کی اصل کمائی، اصل زر، اصل بچت یہی ہے۔ یہ دنیوی جائیداد جس کو دیکھ کر انسان بعض اوقات گھمنڈ کرتا ہے۔ انسان کے کسی کام نہیں آئے گی۔ انسان بغیر کپڑوں کے اس دنیا میں آیا اور بغیر کپڑوں کے اس دنیا سے جائے گا۔ اس کا جمع کیا ہوا روپیہ، پیسہ، ڈالر یا سٹرلنگ پونڈ اس کے ساتھ نہیں جائے گا۔

اس لئے آنے والے دنوں کو معمولی سمجھ کر نہ گنوا دیں، اس کی ایک ایک گھڑی، ایک ایک لمحہ بہت قیمتی ہے۔ اس میں پوشیدہ برکتوں کے حصول کے لئے سر توڑ کوشش کریں۔ راتوں کو اُٹھیں۔ مساجد اور نماز سنٹرز آباد کریں۔ نماز تراویح میں حاضر ہو کر قرآن کریم سُنیں۔ تسبیحات اور درود شریف کے لئے اپنے اوقات وقف

کریں۔ قرآن کریم کا کم از کم ایک دَور مکمل کریں بچوں سے بھی کروائیں۔ اپنے ماتحتوں کا خیال رکھیں۔ ماتحتوں سے مراد ملازم ہی نہیں بلکہ گھر میں بسنے والے تمام افراد بھی ہیں۔

رمضان کا ایک سبق مخلوق سے ہمدردی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"رمضان میں مزدور سے کام ہلکا لیں۔"

گھر کے ہر فرد سے کام کا بوجھ ہلکا کردیں۔ افطاری یا سحری کی وجہ سے کام بڑھ جاتے ہیں۔ گھر کے تمام افراد مل جُل کر ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں۔

فرمایا:

افطاری کے لئے جو شخص بازار سے کوئی چیز لا کر دیتا ہے وہ بھی ثواب کا مستحق ہے۔ اس حکم کے مطابق افطاری تیار کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے۔ یہ بھی خدا تک پہنچنے کا ایک ذریعہ ہے کیونکہ وہ عیال ہے۔ اسلامی حکومتیں اپنے ملازمین کے لئے working hours میں کمی کردیتی ہیں۔ دراصل وہ مندرجہ بالا حدیث پر عمل کر رہی ہوتی ہیں۔

رمضان میں نیکیاں 700 گنا تک بڑھیں گی۔ یا ان کا اجر 700 گنا تک ملے گا۔ لیکن 700 گنا تک نیکیاں بنانے یا اجر پانے کے لئے فنا فی اللہ کا سبق حاصل کرنا ضروری ہے۔ ایک دانہ جب قرآنی اُصول کے مطابق 700 دانوں میں تبدیل ہوتا ہے تو وہ دانہ اپنی ذات کو فنا کر دیتا ہے۔ اس کا اپنا وجود ختم ہو جاتا ہے۔ اِسی اصول کو اپناتے ہوئے اپنے وجود کو ہست سے نیست میں تبدیل کرنا ہے۔

جو کونپلیں جو کلیاں ہمارے روحانی درختوں پر ماہ شعبان میں وجود میں آئی تھیں۔ اب وہ پھلوں میں تبدیل ہونے والی ہیں اور جب درختوں پر پھل لگتے ہیں تو ان کی ٹہنیاں جھک جایا کرتی ہیں۔ پس یہ اُصول بھی اپنانا ہے کہ خدا کے آگے بھی جھکنا ہے۔ اس کی مخلوق سے بھی عاجزی سے پیش آنا ہے۔ صرف زبان سے عاجزی نہیں بلکہ اپنے عمل سے دکھلانا ہے اور رمضان کی سرحدوں پر عبادات کی چھاؤنیاں قائم کرنی ہیں۔ حفاظت کے لئے ان سرحدوں پر گھوڑے باندھنے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا مَیں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا اور درجات بلند کرتا؟۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا:

"دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا، مسجد میں دُور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہ رباط ہے۔" (یعنی سرحد پر چھاؤنی قائم کرنا)

حضرت ربیعہ بن کعبؓ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ آپ کی کوئی خواہش ہے؟ عرض کی۔ جنت میں بھی آپؐ کی رفاقت نصیب ہو۔ آپؐ نے فرمایا: اپنے لئے کثرت سجود سے میری مدد کرو۔ (مسلم)۔ گویا کثرت کے ساتھ ہمارے سجدوں کی دعائیں اور تسبیحات سے ہمارے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے دینِ اسلام کی مدد ہوتی ہے اور اِس کے لئے رمضان بہترین موقع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"رمضان کے مہینے میں ایک خاص ماحول بنا ہوتا ہے اور دوسروں کی دیکھا دیکھی بھی عبادتوں اور نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسے ماحول میں عبادتوں اور نیکیوں کی طرف توجہ کرتے ہوئے، اپنے اعمال کی طرف توجہ کرتے ہوئے، ہمیں اپنے خدا کے آگے جھکتے ہوئے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے اور پھر اس رمضان کی عبادتوں کو اور اس میں تبدیلیوں کو آئندہ زندگی کا مستقل حصہ بنا لینا چاہئے اور اس میں جو گناہ معاف ہوئے یا جنت کے دروازے کھولے گئے تو پھر ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے کہ یہ کھلے رہیں اور رمضان کے فیوض سے حصہ لینے کے لئے نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ کرے کہ ہم اس کے فیض پاتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے روزوں کا جو مقصد رکھا ہے کہ تقویٰ حاصل ہو اس کے بھی معیار حاصل کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جون 2017ء)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ